فصل لربک وانحر (پ ۳۰، سورۃ الکوثر، آیت ۲)

مختصر

فضائل و مسائل

قربانی

از قلم

مولانا محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

ناشر

مکتبہ وقار ملت

پوہے خوشحالپور، تھانہ سکندرہ، ضلع جموئی بہار

نام کتاب: مختصر فضائل ومسائل قربانی

مؤلف: مولانا محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

پروف ریڈنگ: مجاھد رضا عطّاری

کمپوزنگ: رمضان علی عطّاری

سن اشاعت: 2021

قیمت:

ناشر: مکتبہ وقار ملت، پوہے خوشحالپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قربانی" ایک ایسا لفظ ہے جس کے پس پردہ قوموں کے عروج وزوال کی داستانیں شخصیات کی کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہونے کے واقعات اور ملک و ملت کا غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہونے کی کہانیاں سنہرے حروف میں لکھی ہوئی ہیں۔ کامیابی خواہ دنیاوی ہو یا اخروی اس کی بنیاد ہی وقت، خواہشات، دولت وثروت اور اپنی عزیز ترین اشیاء کی قربانی پر ہوتی ہے۔ جس کا ظرف اور اور مقام ومرتبہ جس قدر بلند ہوتا ہے اس سے اسی کے مطابق قربانی کا مطالبہ ہوتا ہے، تاریخ کے اوراق اس بات پر شاھد ہیں کے الوالعزم پیغمبروں نے جو قربانیاں پیش کی وہ عام لوگوں کی دسترس سے باہر ہے، اللہ رب العزت نے انہیں وہ صلاحیتیں عطاء کی کہ ان نفوس قدسیہ سے جس قسم کی بھی قربانی کا مطالبہ ہوا ہر ایک کو قبول فرما کر قربانی کا حق ادا کر دیا۔ اللہ رب العزت کو ان میں سے بعض کی ادا اس قدر پسند آئی کہ اسے قیامت تک کے لیے دنیا بھر کے تمام صاحب استطاعت مسلمانوں پر فرض فرمادیا تاکہ ان کی یادیں مسلسل مکرر ہوتی رہے اور رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے احکام خداوندی کی بجاآوری کے حوالے سے مشعل راہ بنی رہے چنانچہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے ایک ایسی چیز کی قربانی کا

مطالبہ ہوا جو انہیں سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ تھی، حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام حکم خداوندی پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اکلوتے، ننھے، پیارے اور حسین و جمیل فرزند ارجمند حضرت سیدنا اسمعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو لے کر قربان گاہ پہنچتے ہیں، آنکھوں پر پٹی باندھ کر حضرت اسمعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی حلقوم پر چھری چلا دیتے ہیں، رب عزوجل کو چونکہ امتحان مقصود تھا لہذا حکم خداوندی سے جنتی دنبہ قربان ہو جاتا ہے اور حضرت اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام زندہ و صحیح سلامت رہ جاتے ہیں۔
اس واقعہ کو اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اس طرح بیان فرمایا"

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰیؕ-قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘-سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِۚ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَاۚ-اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَۖ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ:۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا، کہا ائے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں تو بتا تیری کیا رائے ہے، کہا ائے میرے والد کر گزریئے وہ جس کا آپ کو حکم ہوتا ہے، انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے تو جب انہوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ، اور ہم نے اسے نداء فرمائی کہ ائے ابرھیم بے شک تونے خواب سچ کر دکھائی، ایسے ہی ہم بدلہ دیتے ہیں نیکیوں کو، بے شک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے صدقے میں دے کر اسے بچالیا اور ہم نے پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی، سلام ہو ابراہیم پر۔

حضرت ابرھیم علٰی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا حکم خداوندی پر بلاچوں چرا لبیک کہنا اور بحسن خوبی اسے پایۂ تکمیل تک پہچانا رب عزوجل کو اس قدر پسند آیا کہ ان کی یاد تازہ رکھنے اور ان کی تعریف باقی رکھنے کے لیے، امت محمدیہ کے ہر صاحب استطاعت شخص پر قربانی واجب فرمادیا اور اس کی بجاآوری پر کثیر اجر وثواب کا وعدہ فرمایا جبکہ روگردانی کرنے والوں کے لیے سخت وعیدیں بیان فرمائی۔ چنانچہ

قربانی کے فضائل

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّم قَالَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَم یَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلٰی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَل مِنْ ھِرَاقَةِ دَمٍ وَإِنَّہٗ لَیَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِقُرُوْنِھَا وَ أَظْلَافِھَا وَ أَشْعَارِھَا وَ إِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَل بِمَکَانٍ قَبْلَ أَنْ یَقَعَ عَلَی الْأَرْضِ فَطِیْبُوا بِھَا نَفْسًا۔

ترجمہ:۔ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے مروی کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا"یوم النحر (یعنی دسویں ذالحجہ) میں انسان کا کوئی عمل اللہ کے نزدیک خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پسندیدہ نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہٖ الْأَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّةُ أَبِیْکُمْ إِبْرَاھِیْمَ قَالُو اَفَمَا لَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّم قَالَ بِکُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قالوا فالصوف یا رسول اللّٰہ قال بکل شعرة من الصوف حسنة

ترجمہ:۔ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیاہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایاکہ "تمھارے باپ حضرت ابرھیم علیہ السلام کی سنت ہے، صحابہ نے عرض کیایارسول اللہ ﷺ اس میں ہمارے لیے کیاثواب ہے؟ فرمایا:۔ ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے،، عرض کی اون کاکیاحکم ہے؟ فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ "مَنْ ضَحٰی طِیْبَۃً بِھَا نَفْسَہٗ مُحْتَسِبًا لِأَضْحِیَّتِہٖ کَانَتْ لَہٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن حسن بن حسن سے مروی ہے وہ اپنے والد اور وہ اپنے ناناسے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" جس نے خوش دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی تو وہ قربانی اس کے لیے جہنم کی آگ سے حجاب ہو جائے گی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ج۳، صفحہ ۸۶، حدیث ۲۷۳۶)

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم مَا أُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِیْ شَیْءٍ أَحَبُّ اِلی اللّٰہِ مِنْ نَحِیْرٍ یُنْحَرُ فِیْ یَوْم عِیْدٍ،،

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔ جو روپیہ عید کے دن قربانی کیئے جانے والے جانور پر خرچ کیا گیا اس زیادہ پیارا اللہ کے نزدیک کوئی روپیہ نہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۱، صفحہ ۱۷، حدیث ۱۰۸۹۴)

استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے کی وعید

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ خلوص وللہیت کے ساتھ، عبادت کی نیت سے ایام قربانی میں قربانی کرنا کثیر اجر وثواب کا باعث اور نار جہنم سے آزادی کا سبب ہے نیز ایام قربانی میں بندہ مومن کا قربانی کرنا اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب عمل ہے۔"

یقیناً وہ لوگ بے حد خوش نصیب ہیں جو قربانی کرتے ہیں

جبکہ وہ لوگ انتہائی بد نصیب ہیں جو مستطیع ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتے کیونکہ استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے کی حدیث پاک میں سخت وعید بیان کی گئ ہے چنانچہ سنن ابن ماجہ میں ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا" جس میں وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو میری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، صفحہ حدیث ۳۱۲۳)

اللہ اکبر! کس قدر بے زاری کا اظہار ہے کہ ایسے شخص کا عید گاہ کے قریب آنا بھی پسند نہیں یقیناً یہ شدید قسم کی وعید اور حد درجہ ناراضگی وناپسندیدگی کی علامت ہے، اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنا چاہیئے جو صاحب استطاعت ہونے کے باوجود بخل سے کام لیتے ہوئے قربانی نہیں کرتے ہیں اور دریافت کرنے پر بلا جھجھک کہتے ہیں کہ ہم قربانی کرنے کے لائق کہاں ہے، یاد رکھیئے! رب عزوجل بخوبی جانتا ہے کہ آپ کیا چھپا رہے ہیں اور کیا ظاہر کر رہے ہیں،

لوگوں کے سامنے تو حیلے اور بہانے چل جائیں گے لیکن اس عالم الغیب والشہادہ کے سامنے کیاجواب دیں گے جو آپ کے دل کے خطرات سے بھی واقف ہے، ایک بندے کی شان یہ ہے کہ جو رب نے حکم دیاہے اس کی بجا آوری سے ہر گز منہ نہ موڑے اسی میں اس کی سلامتی اور فلاح و بہبودی ہے.

قربانی کے چند اہم شرعی مسائل

مسئلہ:۔
قربانی واجب ہونے کے لیے چار شرطوں کا پایاجاناضروری ہے (1) مسلمان ہونا (2) مقیم ہونا (3) صاحب استطاعت ہونا (4) آزاد ہونا، لہٰذا غیر مسلم، مسافر، فقیر (جبکہ اس نے قربانی کی منت نہ مانی ہو اور نہ ہی قربانی کے لیے جانور خریدا ہو) اور غلام پر قربانی واجب نہیں (عامہ کتب فقہ)

مسئلہ:۔ جس طرح مردوں پر قربانی واجب ہے اسی طرح عورتوں پر بھی قربانی واجب ہے جبکہ ان کے پاس اتنا مال ہو جو نصاب کی مقدار تک پہنچتا ہو۔ (عامہ کتب فقہ)

مسئلہ :۔ اگر ایک گھر میں کئی لوگ مالک نصاب ہو (یعنی کئی لوگ ایسے ہو جن کی ملکیت میں اتنا مال ہو جو نصاب کی مقدار تک پہنچتا ہو) تو سب پر قربانی واجب ہے، صرف ایک کی جانب سے کر دینے سے سب بری الزمہ نہیں ہونگے۔ (عامہ کتب فقہ)

مسئلہ :۔ بالغ لڑکوں یا بیوی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو ان سے اجازت حاصل کرے بغیر ان کے کہے اگر کر دی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہ ہوا۔ (بہار شریعت، جلد ۳، حصہ ۱۵، قربانی کا بیان)

مسئلہ :۔ قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی، مثلًا بجائے قربانی، اس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کر دی یہ ناکافی ہے، اس میں نیابت ہو سکتی ہے یعنی خود کرنا ضروری نہیں بلکہ دوسرے کو اجازت دے دی، اس نے کر دی یہ ہو سکتا ہے۔ (بحوالہ سابق)

مسئلہ:۔ جب قربانی کے شرائط پائے جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے، ساتویں حصہ سے کم نہیں ہو سکتا بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکا میں اگر کسی شریک کا ساتواں حصہ کم ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی یعنی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے اس کی بھی قربانی نہیں ہوئی۔ (بحوالہ سابق)

مسئلہ:۔ شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضروری ہے کہ گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے، یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم و بیش ہو گا تو ہر ایک اس کو دوسرے کے لیے جائز کر دے گا، کہہ دے گا کہ اگر کسی زائد پہنچ گیا تو معاف کیا" کیونکہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں۔ (بحوالہ سابق)

مسئلہ:۔ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہٰذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں ہے، یہاں طلوع فجر کے بعد

سے ہی قربانی ہو سکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ کہ سورج طلوع ہونے کے بعد قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے۔(بحوالہ سابق)

مسئلہ :۔ نماز عید ہو چکی اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے اس صورت میں قربانی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔(بحوالہ سابق)

مسئلہ :۔ اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضروری نہیں کہ عید گاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہو گئ اور عید گاہ میں نہیں ہوئی جب بھی ہو سکتی ہے۔(بحوالہ سابق)

مسئلہ :۔ ایام نحر (قربانی کے دن) گزر گئے اور جس پر قربانی واجب تھی اس نے قربانی نہیں کی ہے تو قربانی فوت ہو گئ اب نہیں ہو سکتی پھر اگر اس نے قربانی کا جانور معین کر رکھا ہے مثلاً معین جانور کی

قربانی کی منت مان لی ہے، (اس حالت میں) وہ شخص غنی ہو یا فقیر بہر صورت اس معین جانور کو صدقہ کر دے اور اگر ذبح کر ڈالا تو سارا گوشت صدقہ کر دے، اس میں سے کچھ نہ کھائے اور اگر کچھ کھالیا تو جتنا کھایا اس کی قیمت صدقہ کرے اور اگر ذبح کیئے ہوئے جانور کی قیمت زندہ جانور سے کچھ کم ہے تو جتنی کمی ہے اسے بھی صدقہ کرے (بحوالہ سابق)

مسئلہ :۔ قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی اور جانور یا اس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقر عید آ گئ اب چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضاء اس سال کر لے، یہ نہیں ہو سکتا بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔ (بحوالہ سابق)

قربانی کے جانور کے تعلق سے شرعی مسائل

مسئلہ :۔ قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہو گی اور زیادہ عیب ہو تو ہو گی ہی نہیں۔ جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گیا اور مینگ (یعنی گودا) تک ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔ جس جانور میں جنون ہے، اگر اس حد کا ہے کہ وہ جانور چرتا بھی نہیں ہے تو اس کی قربانی ناجائز ہے اور اس حد کا نہیں ہے تو جائز ہے۔ خصی یعنی جس کے خصیے نکال لیے گئے ہیں یا مجبوب یعنی جس کے خصیے اور عضو تناسل سب کاٹ لیے گئے ہوں ان کی قربانی جائز ہے۔ اتنا بوڑھا کہ بچہ کے قابل نہ رہا یا داغا ہوا جانور یا جس کے دودھ نہ اترتا ہو ان سب کی قربانی جائز ہے۔ خارشی جانور کی قربانی جائز ہے جبکہ فربہ ہو اور اتنا لاغر ہو کہ ہڈی میں مغز نہ رہا تو قربانی جائز نہیں۔

(بہار شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۵، قربانی کے جانور کا بیان)

مسئلہ:- بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔ اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں اور کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اس کی بھی قربانی ناجائز۔ اتنالاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو اور لنگڑا جو قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے نہ جاسکے اور اتنا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور جس کے کان یا دم یا چکی (یعنی دنبے کی گول چپٹی دم) کٹے ہوں یعنی وہ عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہوا ان سب کی قربانی ناجائز ہے اور اگر کان یا دم یا چکی تہائی یا اس سے کم کٹی ہو تو جائز ہے۔ جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اس کی ناجائز ہے اور جس کے کان چھوٹے ہوں اس کی جائز ہے۔ جس جانور کی تہائی سے زیادہ نظر جاتی رہی اس کی بھی قربانی ناجائز ہے، اگر دونوں آنکھوں کی روشنی کم ہو تو اس کا پہچاننا آسان ہے اور صرف ایک آنکھ کی کم ہو تو اس کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو ایک دو دن بھوکا رکھا جائے پھر اس آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے جس کی روشنی کم ہے اور اچھی آنکھ کھلی رکھی جائے اور اتنی دور چارہ رکھیں جس کو جانور نہ دیکھے پھر چارہ کو نزدیک لاتے جائیں جس جگہ وہ چارے کو دیکھنے لگے وہاں نشان رکھ دیں پھر اچھی آنکھ پر پٹی باندھ دیں اور دوسری کھول دیں اور چارہ کو قریب کرتے جائیں

جس جگہ اس آنکھ سے دیکھ لے یہاں بھی نشان کر دیں پھر دونوں جگہوں کی پیمائش کریں اگر یہ جگہ اس پہلی جگہ کی تہائی ہے تو معلوم ہوا کہ تہائی روشنی کم ہے اور اگر نصف ہے تو معلوم ہوا کہ بہ نسبت اچھی آنکھ کے اس کی روشنی آدھی ہے۔(بحوالہ سابق)

مسئلہ:۔ قربانی کرتے وقت جانور اچھلا، کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا یہ عیب مضر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ لایا گیا اور ذبح کر دیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔ (بحوالہ سابق)

مسئلہ:۔ وحشی جانور جیسے نیل گائے اور ہرن ان کی قربانی نہیں ہو سکتی، وحشی اور گھریلو جانور سے مل کر بچہ پیدا ہوا مثلاً ہرن اور بکری سے، اس میں ماں کا اعتبار ہے یعنی اس بچہ کی ماں بکری ہے تو جائز ہے اور بکرے اور ہرنی سے پیدا ہے تو ناجائز۔(بحوالہ سابق)

مسئلہ :۔ قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے۔ اونٹ پانچ سال کا، گائے
دو سال کی، بکری ایک سال کی، اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو
تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے
دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (بحوالہ سابق)

قربانی کے گوشت اور اس کی کھال کا حکم

مسئلہ :۔ قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی یا فقیر کو دے سکتا ہے، کھلا سکتا ہے، بلکہ اس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کے لیے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقرا کے لیے اور ایک حصہ دوست و احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے، ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے۔ اور کل کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھ لے یہ بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت، جلد۳، حصہ ۱۵، قربانی کے جانور کا بیان)

مسئلہ :۔ قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے۔(بحوالہ سابق)

مسئلہ :۔ قربانی اگر منت کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیا کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔(بحوالہ سابق)

مسئلہ:۔ میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کی دو صورت ہے، اول یہ کہ میت نے قربانی کے لیے کہا تھا یا نہیں اگر کہا تھا تو اس کے گوشت میں سے کچھ نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کر دے اور اگر نہیں کہا تھا تو خود بھی کھا سکتا ہے اور دوست واحباب کو بھی کھلا سکتا ہے۔(بحوالہ سابق، ملخصًا)

مسئلہ:۔ قربانی کی کھال کو باقی رکھتے ہوئے اس کی مندرجہ ذیل اشیاء بنا کر کام میں لا سکتا، جانماز، چھلنی، تھیلی، مشکیزہ، دستر خوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے۔(بحوالہ سابق ملخصًا)

قربانی کا ارادہ رکھنے والے بال اور ناخن نہ ترشوائے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ فَأَرَادَ اَنْ یُضَحِّیْ فَلَا یَقْرَبَنَّ لَہٗ شَعْرًا وَلَا ظُفُرًا۔

ترجمہ:۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" تم میں سے جو ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھے تو وہ اپنے بال اور ناخن کو نہ کاٹے۔ (ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، الحدیث ۳۱۵۰، صفحہ)

اسی طرح کی ایک حدیث ابوداؤد شریف میں ہے،

سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ یَذْبَحُہٗ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ فَلَا یَأخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ أَظْفَارِہٖ شَیْئًا حَتّٰی یُضَحِّیَ۔

ترجمہ:۔ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ ذبح کرنا چاہتا ہو تو جب وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے تو اپنے مال اور ناخنوں میں سے کچھ بھی نہ کاٹے یہاں تک کہ قربانی کر لے۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے سے پہلے ہی سر کا بال، مونچھ اور ناخن وغیرہ ترشوالے اور جب چاند نظر آجائے تو جب تک قربانی نہ کر لے ان چیزوں میں سے کسی کو ہاتھ نہ لگائے لیکن یہ حکم وجوبی نہیں بلکہ استحابی ہے یعنی اس پر عمل کرنے والا ثواب پائے گا اور عمل نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں، چونکہ اس حکم پر عمل کرنے کی صورت میں حجاج کرام سے یک گونہ مشابہت پائی جاتی ہے کہ احرام کی حالت میں ان کے لیے بال اور ناخن وغیرہ ترشوانا جائز نہیں ہوتا لہذا اس بنا پر اگر وہ حضرات جو قربانی کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں بال اور ناخن وغیرہ نہ ترشوائے تو اللہ کی

رحمت سے امید ہے کہ انہیں بھی ثواب ملے گا۔

روح قربانی

اعمال خیر خواہ کسی بھی نوعیت کی ہو اس کی روح اخلاص اور حسن نیت ہے، بد قسمتی سے دور حاضر کے مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اس عظیم صفت سے عاری اور خالی، اخلاص دور دور تک نظر نہیں آتا بلکہ اس کے بر عکس ریاکاری نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔ بعض صاحب ثروت حضرات تین تین چار چار جانور کی یا انتہائی قیمتی جانور کی قربانی کرتے ہیں اور قربانی سے پہلے اس کی تشہیر کرتے ہیں اور اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ شہر میں اس کے نام کا چرچا ہو کہ اس سال فلاں شخص نے سب سے زیادہ جانور کی یا سب سے قیمتی جانور کی قربانی کی ہے بلکہ کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس کے نام سے شہر میں مذکور ریکارڈ قائم ہو جائے اور کبھی نہ ٹوٹے یقیناً یہ ریاکاری ہے جسے حدیث پاک میں شرک اصغر کہا گیا ہے چنانچہ حضرت سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس چیز کا تم زیادہ خوف ہے وہ شرک اصغر ہے۔ لوگوں نے عرض کی شرک اصغر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا" ریا"۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث محمود بن لبید، الحدیث ۲۳۶۹۲، ج۹، ص۱۶۰)

احادیث مبارکہ میں ریاکاروں کے تعلق سے سخت وعیدیں وارد ہیں چنانچہ جامع الاحادیث میں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا" **مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَ مَنْ رَاءَ رَاءَ اللّٰہُ بِہٖ** یعنی جو شخص شہرت کے لیے عمل کرے گا اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اسے رسوا کرے گا اور جو دکھاوے کے لیے عمل کرے گا اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اسے عذاب دے گا۔ (جامع الاحادیث، قسم الاقول، الحدیث ۲۰۴۷۰، ج۷، صفحہ ۴۴)

ایک حدیث میں ہے کہ آقائے دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا" **اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَل حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ** یعنی اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ہر ریاکار پر جنت حرام کر دیا ہے۔((جامع الحدیث، الحدیث ۷۲۵ ۲، صفحہ ۴۷۶))

شہرت، نام ونمود اور دکھاوے کے لیے قربانی کرنے والے حضرات ان احادیث مبارکہ کو بغور پڑھیں اور اس کی روشنی میں اپنے بھیانک انجام کا اندازہ لگائیں۔ یاد رکھئیے! عمل آخرت یعنی نیکیاں دنیا کے لیے کرنا قیامت کے دن شدید قسم کی محرومی کا سبب ہے کیونکہ ریاکار کا عمل برباد کر دیا جاتا ہے، قیامت کے دن جبکہ اعمال صالحہ کی سخت حاجت ہو گی، ریاکار اس خوش فہمی میں ہو گا کہ اس کے اعمال بہت زیادہ ہیں

اس لیے اس کی نجات حتمی ہے، لیکن جب حقیقت حال واضح ہو گا اور اسے معلوم ہو گا کہ اس کہ اس کے سارے اعمال ریاکاری کے سبب برباد کر دیئے گئے ہیں تو اسے سخت حسرت اور انتہائی ندامت ہو گی اور وہ ذلیل وخوار اور رسوا ہو گا لہذا شہر اور علاقے بھر میں ریکارڈ قائم کرنے کی نیت سے قربانی کرنے والے حضرات کو ہوش کے ناخن لینا چاہیئے ،میں یہ نہیں کہتا کہ کثیر تعداد میں قربانی کرنا یا قیمتی جانور کی قربانی کرنا ترک کر دی جائے البتہ یہ ضرور کہوں گا کہ دکھاوے اور نام نمود کے لیے قربانی نہ کی جائے، مقصد ریکارڈ قائم کرنا نہیں بلکہ اللہ جل جلالہ کی رضا حاصل کرنا ہو کیونکہ اللہ رب العزت بے نیاز ہے وہ یہ نہیں دیکھتا ہے فلاں نے قربانی کے جانور پر کتنا رقم خرچ کیا ہے یا فلاں کے جانور کا گوشت کتنا عمدہ ہے بلکہ وہ تو نیت دیکھتا ہے کہ فلاں نے قربانی کی تو اس کے اخلاص کتنا ہے، احکام خداوندی کو بجالانے کا جزبہ کیسا ہے، تقوی پرہیز گاری کس درجہ کی ہے، یہی چیزیں تمام اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ قربانی کی بھی روح اور جان ہے اور اسی کی طرف اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں ایک آیت نازل فرما کر اشارہ فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری ہے،

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْ مُها وَ لَا دِمَاؤُ هَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

ترجمہ:۔ ہرگز اللہ کو نہیں پہنچتے ہیں اس کے (قربانی کے) گوشت اور نہ ہی اس کے خون ہاں تمھاری پرہیز گاری اس تک پہنچتی ہے۔

اللہ ہمیں اخلاص اور حسن نیت کی دولت سے سر فراز فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ایام قربانی

صرف تین دن قربانی کرنا درست ہے، دسویں، گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ ،اس کے علاوہ اور کسی بھی دن قربانی کرنا جائز و درست نہیں یعنی ان تین دنوں کے علاوہ کسی دن مثلاً تیرہویں ذی الحجہ کو قربانی کرنے سے واجب ادا نہ ہو گا بلکہ ذمہ میں باقی رہے گا، قربانی صرف تین دن ہے اس پر اثار صحابہ وارد ہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں"

اَلنَّحْرُ ثَلَاثَةُ أَيامٍ" یعنی قربانی تین دن ہے (احکام القرآن،)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں " اَلْأَضَاحِی ثَلَاثَۃُ أیامٍ" یعنی قربانیاں تین دن ہیں۔ (المرجع السابق)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا" اَلنَّحْرُ یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ، وَ أَفْضَلُھَا یَوْمُ النَّحْرِ" یعنی دسویں ذی الحجہ کے بعد قربانی صرف دو دن ہیں اور ان دونوں سے افضل دسویں ذی الحجہ ہے۔ (المرجع السابق)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں " اَلنَّحْرُ یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ" یعنی دسویں ذی الحجہ کے بعد قربانی صرف دو دن ہیں۔ (المرجع السابق)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں " یُضَحِّیْ بَعْدَ النَّحْرِ یَوْمَیْنِ" یعنی دسویں ذی الحجہ کے بعد دو دن قربانی کرے۔ (المرجع السابق)

حج یا عمرہ کرنے والا احرام کیوں پہنتا ہے؟

احرام کے وقت (سلا ہوا) لباس نہ پہننے کی حکمت یہ ہے کہ بندہ احرام کے وقت کپڑوں کی کمی سے موت کے وقت دنیا سے رخصتی کی حالت کو یاد کرے جیسا کہ پہلے دن تھا جب ماں کے پیٹ سے برہنہ پیدا ہوا تھا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص115)